شاہانِ مغلیہ کا شراب سے اجتناب

از

جناب ڈاکٹر قاضی محمد ابراہیم ضیا ایم۔ اے۔ پی ایچ ڈی۔ بی۔ ٹی۔
(" شعبۂ فارسی اور اسلامک کلچر " اسماعیل کالج بمبئی)

دنیا کی ہر مذہب و قوم نے شراب اور دیگر نشہ آور چیزوں کی مذمت کی ہے اور اس کے استعمال سے پرہیز کیا ہے۔ ہر مذہب نے اسے ممنوع قرار دیا ہے۔ بڑے بڑے حکمرانوں نے عملاً اس کی پیروی کی اور اپنے قلمرو میں حتی الامکان کوششیں کیں کہ لوگ شراب سے دور رہیں۔ اس قسم کی مثالیں تاریخی اور دیگر کتابوں میں جابجا ملتی ہیں۔ ان حکمرانوں میں سلاطینِ مغلیہ خاص اہمیت کے مالک ہیں۔

ہندوستان کے مغل حکمرانوں میں سب سے پہلے بابر نے شراب کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی بہ حیثیت بانی سلطنت اس کے پاس اتنا وقت نہ تھا کہ وہ اصلاحی کاموں کو پوری دلجمعی سے انجام دیتا تاہم اس قلیل عرصے میں اس نے جو بھی اصلاحی کام کیے ان میں شراب بندی ایک اہم کارنامہ ہے۔ گو بابر کو دنیا سے گذرے ہوئے ایک زمانہ ہو گیا لیکن اس کا یہ کارنامہ آج بھی صفحۂ ہستی پر دائم و قائم ہے اور زمانہ بابر کو ایک اچھا حکمراں، کامیاب جنرل اور ہوشیار سیاستدان کے ساتھ ساتھ ایک بہترین ریفارمر اور مصلحِ قوم کے بھی یاد کرتا ہے۔

بابر اپنی حکومت کی بنیاد مضبوط سے مضبوط پایہ پر رکھنا چاہتا تھا تاکہ اس کے بعد بھی یہ حکومت سربراقتدار اور دائم و قائم رہے اور اس کے جانشین ہر ممکن برائیوں سے بچ کر خدمت خلق سے مشرف ہوتے رہیں وہ حکومت کو صرف طاقت اور زور کے بل بوتے پر کھڑا کرنا نہیں چاہتا تھا بلکہ زیرِ اقتدار باشندگانِ مملکت کے دلوں میں گھر کر کے انھیں اپنانا چاہتا تھا۔ ساتھ ہی ساتھ بطور مصلح کے وہ ان میں سے وہ تمام خرابیاں دور کرنا چاہتا تھا جن کی وجہ سے وہ گوناگوں برائیوں

میں گھرے پڑے تھے۔ اس کی نظر میں ان تمام برائیوں کی جڑ شراب اور دیگر نشہ آور چیزیں تھیں جن کا استعمال بڑی حد تک عام تھا۔

یہ خیال کرنا کہ بابر نے پی ہی نہیں ایک بڑی تاریخی غلطی ہے لیکن اس نے کب کیوں اور کیسے پی اور کب کیوں اور کیسے اس سے توبہ کر کے اسے ممنوع قرار دیا یہ بھی تاریخی انکشاف سے کچھ کم نہیں بابر کو اوائل عمر ہی سے شراب سے نفرت تھی۔ اس کا لڑکپن اور اس کے بعد کا ایک عرصہ اس سے گریز کرنے میں گذر گیا۔ تزک بابری میں وہ خود لکھتا ہے کہ ایک روز وہ اپنے ایک عزیز مظفر مرزا کے یہاں مہمان تھا۔ مرزائے موصوف نے مہماں نوازی میں کسی قسم کی کمی باقی نہ رکھی تھی۔ دوران قیام میں دوستوں اور عزیزوں کے مکرر اصرار پر اس نے پہلی بار شراب سے اپنے لبوں کو آشنا کیا۔[۱] چوں کہ بادلِ ناخواستہ اس نے شراب پی تھی اس لئے وہ جب بھی شراب پیتا یا اس قسم کی مجلس میں شریک ہوتا ہر وقت اس کا ضمیر اسے ملامت کرتا اور وہ شراب کو چھوڑ کر تنہائی میں چلا جاتا۔ غالباً اس قسم کے رویہ سے اس کے امراء اور درباری بھی اس کے سامنے شراب نہیں پیتے تھے۔ بقول بابر یہ لوگ حتی الامکان شراب سے پرہیز کرنے کی کوشش کرتے یہاں تک کہ روز پینے کی بجائے مہینہ میں ایک بار شراب پیتے لیکن اس وقت بھی وہ اس قدر احتیاط برتتے کہ شہنشاہ کو خبر نہ ہو۔ بابر نیز رقمطراز ہے کہ وہ جب شراب پیتے تو کمروں کے دروازے بند کر لیتے۔[۲] بابر کی شراب سے نفرت روز بروز بڑھتی گئی اس لئے کئی مرتبہ ارادہ کیا کہ وہ شراب سے توبہ کرلے لیکن اسے اپنے ارادوں میں کامیابی نہیں ہوئی دختر رز سے اس قدر لگاؤ تھا کہ ع بنتی نہیں ہے ساغر و مینا کہے بغیر۔ بالآخر بابر نے خلوص نیت سے ٹھان لی کہ شراب سے توبہ کرے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اسے ترک کردے پس بابر کے اپنے بیان کے مطابق بروز دو شنبہ ۲۳ رجادی الاول ۹۳۳ھ اسے اس بات کا شدید احساس ہوا کہ وہ ہر وقت شراب سے مغلوب ہو کر اپنے ارادوں میں ناکامیاب ہوتا رہا ہے۔[۳] بابر کا شراب سے توبہ کرنا بڑا پر لطف اور سبق آموز واقعہ ہے جسے بابر خود اپنی تزک میں بیان کرتا ہے۔ جوں ہی اس نے ارادہ محکم کرلیا اپنے

---

[۱] تزک بابری جلد دوم انگریزی ترجمہ ص ۱۲-۱۱ [۲] ایضاً ص ۱۳ [۳] ایضاً صفحہ ۲۸

نوکروں کو حکم دیا کہ شراب پینے اور شراب رکھنے کے تمام آلات کو ایک جا اکٹھا کریں۔ اس حکم کے فوراً بعد گوناگوں قسم کی بے شمار و بے بہا صراحیاں، پیالے اور دیگر آلات بابر کے سامنے جمع کر دیے گئے ان میں سے بیشتر آلات بہترین آرٹ کے نمونے تھے بقول بابر یہ آلات سونے اور چاندی کے بنے ہوئے تھے[1] بابر نے بعد ازاں حکم دیا کہ ان آلات کو توڑ ڈالیں۔ اس شاہی فرمان کی تعمیل فوراً کی گئی اور بیش بہا صراحیاں، پیالے آن کی آن میں توڑ ڈالے گئے چوں کہ یہ معاملہ توبہ کا تھا اس لئے بابر کے حکم کے مطابق ان ٹکڑوں کو غربا اور مساکین میں تقسیم کر دیا گیا۔ بابر کی توبہ کا اثر اس کے عزیزوں اور درباریوں پر بھی ہوا تین سو کے قریب لوگوں نے فوراً شراب سے توبہ کی اور اسے ہمیشہ کے لئے ترک کر دیا۔ بابر نے صرف اسی پر اکتفا نہ کی وہ اپنی رعایا کو بھی اس برائی سے محفوظ رکھنا چاہتا تھا چنانچہ اس نے ایک فرمان جاری کیا اور اپنی مملکت میں اعلان کر دیا اور شراب کی آمد پر شراب سازی پر شراب فروشی پر اور شراب نوشی پر قید لگا دی تاکہ اس کی رعایا شراب سے پیدا ہونے والے خطروں سے محفوظ رہ سکے

شاہانِ مغلیہ میں اکبرِ اعظم کا نام ہمہ گیر شہرت کا مالک ہے اکبر ایک کامیاب حکمراں ہونے کے ساتھ ساتھ بڑا سوشل ورکر اور ریفارمر بھی تھا اس نے اپنی رعایا کی حالت کو بہتر سے بہتر بنانے میں حتی الامکان کوشش کی جیسا کہ تاریخ کے اوراق سے معلوم ہوتا ہے۔ جہالت کے باعث وہ جن برائیوں کے مرتکب ہو چکے تھے ان سے انھیں نجات دلانے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا

اکبر کی اصلاحات میں ستی کی رسم بند کرنا ہی نہیں تھا بلکہ دیگر اصلاحات بھی شامل تھے مثلاً بھکاریوں کی اصلاح فاحشہ عورتوں کی اصلاح کم عمر لڑکے اور لڑکیوں کی شادی کی روک تھام وغیرہ کم عمر لڑکے اور لڑکیوں کی شادی کے متعلق جو اقدام اکبر نے اٹھائے تھے ان کا ذکر بدایونی یوں کرتا ہے:

"ہم چنیں پسر را بیشتر از شانزدہ سالگی و دختر را بیش از چہاردہ سالگی نکاح روا نباشد"[2]

اکبر کی ان اصلاحات میں سب سے زیادہ اہم شراب بندی تھی۔ شراب سے متنفر ہونے کے کئی اسباب

---

[1] تزک بابری جلد دوم انگریزی ترجمہ ص۲۸۰ [2] منتخب التواریخ جلد دوم ص۳۰۶ ذکر شدہ دیگر اصلاحات کی تفصیل کے لئے میرا بدایونی سے متعلق مضمون معارف اپریل تا اگست ۱۹۵۱ ملاحظہ فرمائیں۔

تھے سب سے پہلے اسلام نے اس چیز کو ممنوع قرار دیا جیسا کہ قرآن مجید کی آیت ذیل سے ظاہر ہے:
"یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ ..... رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ" چوں کہ اکبر خود مسلمان تھا اور اسلام اور اس کے پیغمبر پر اس کا یقینِ کامل تھا جیسا کہ ذیل کی عبارت سے جو اس کے ایک خط کا اقتباس ہے ظاہر ہوتا ہے

"الحمد للہ والمنۃ کہ ہمیشہ پیش دہد دانش و بینش فرمودہ خدا و پیغمبر او بودہ و روز افزونی بخت ہمایوں گواہ حال بس ست"[1]

لہٰذا آیت مذکور سے متاثر ہو کر اس نے شراب کی روک تھام کے لئے مختلف قوانین جاری کئے۔ دوسرے یہ کہ اس نے شراب کے خراب اثرات پر زیادہ غور و فکر کیا کئی لوگ اس کا شکار بن کر تباہ و برباد ہوئے۔ چوں کہ اکبر اپنی رعایا کی فلاح و بہبودی کا حد سے زیادہ خیال رکھتا تھا جیسے ذیل کی عبارت سے ظاہر ہے اس لئے وہ لوگوں کو شراب نوشی سے اور اس کے استعمال سے باز رکھنا چاہتا تھا تاکہ وہ اپنی زندگی خوش حالی سے گذار سکیں۔ ذیل کی عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ اکبر ہمیشہ اپنی رعایا کی فلاح و بہبودی کو مدِ نظر رکھتا تھا:

"للہ الحمد کہ از عنوانِ جلوس بر اورنگ فرمانروائی تا حال کہ سنہ عاشرہ است از قرنِ ثانی و اوائل انکشافِ صبحِ اقبال و مبداءِ ابتسامِ بہارِ اجلال است ہمگی ہمت حق اساس نیاز مند درگاہ الٰہی آنست کہ اغراض خود مسطور نداشتہ ہموارہ در القیام و انتظام جہانیاں کوشد و از میامن ایں کردار سعادت پرتو مملکت وسیع ہندوستان کہ ہر چندیں فرمانروایان والا شکوہ انقسام یافتہ بود در حیطۂ تصرف و احاطہ اقتدار ما در آمد"[2]

علاوہ ازیں اکبر کے لڑکے خود شراب کے عادی ہو چکے تھے اور اس طرح اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں تباہ و برباد کرنے پر بضد تھے۔ لڑکوں کی ان حرکات سے یقیناً باپ کا دل کڑھتا ہو گا اور شراب سے نفرت اس کے دل میں روز بروز گھر کرتی ہو گی اور اسے اس سے متنفر بناتی ہو گی۔ اس ضمن میں اکبر کے

---

[1] انشاء ابوالفضل دفتر اول صـ ۲۲ [2] ایضاً صـ ۷

لڑکوں مراد اور دانیال کی موت کا ذکر برمحل اور قابلِ ذکر ہے ۔ مراد اور دانیال دونوں شراب کے سخت عادی ہوچکے تھے یہاں تک کہ ان کی موت کا باعث بھی شراب ہی ہوئی ۔ مراد کی موت کا بیان محمد حسین آزاد اپنے خاص طرز میں اپنی مشہورِ عالم تصنیف دربار اکبری میں یوں کرتے ہیں :

"مراد ۹۷۸ھ میں ۱۰ ارمحرم کو فتح پور کے پہاڑوں میں پیدا ہوا تھا اور اسی واسطے اکبر پیار سے اسے پہاڑی راجہ کہا کرتا تھا مہم دکن پر سپہ سالار ہوگیا ۔ شراب مدت سے گھلا رہی تھی اور ایسی منہ لگی تھی کہ چھٹ نہ سکتی تھی وہاں جاکر اور بڑھ گئی اور بیماری بھی حد سے زیادہ گذر گئی آخر ۱۰۰۷ھ میں ۳۰ برس کی عمر میں مراد نامراد دنیا سے جواں مرگ دنیا سے گیا ۔ تاریخ ہوئی ؎ از گلشن اقبال نہالے گم شد" [۱]

اکبر کے دوسرے لڑکے دانیال کی موت بھی شراب کی وجہ سے واقع ہوئی تھی مورخین کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ دانیال شراب کا بڑا دلدادہ تھا چوں کہ اکبر مراد کی موت سے بہت رنجیدہ ہوا تھا اس لئے دانیال کی شراب سے دل بستگی اسے اور بھی زیادہ رنجیدہ اور مغموم بنا دیتی ۔ اکبر کو اس بات کا خوف تھا کہ دانیال بھی شراب کی وجہ سے موت کا شکار نہ بن جائے ۔ اس نے ہر ممکن طریقہ سے سمجھایا اور اس سے قسم لے لی کہ وہ شراب ترک کردے ۔ باپ کے الفاظ کا اثر دانیال پر ضرور ہوا اور اس نے شراب چھوڑ دی لیکن زیادہ عرصے تک وہ ترک شراب کو نبھا نہ سکا ۔ اس نے دوبارہ شراب نوشی کی اکبر کو جب اس کی اطلاع ملی تب اس نے دوبارہ دانیال کو سمجھایا کہ وہ بھائی کی موت سے عبرت حاصل کرے اور اپنی جوانی پر رحم کرے اور شراب ہمیشہ کے لئے چھوڑ دے چنانچہ مصنف اکبر نامہ کا بیان اس ضمن میں حسب ذیل ہے :

"بعرض اقدس رسید کہ شاہزادہ دانیال یک چند بنابر تاکیدات آنحضرت از می گساری باز آمدہ وجام برسنگ زدہ دیر نخوردن شراب قسم بفرق فرقد سائے خدیو صورت و معنی یاد کردہ بود دریں اوان پیمان گسل شدہ باز بباده پیمائی افتادہ و در خوردنِ آن آب آتش مزاج از حد اعتدال تجاوز نمود فرمان اندوزشاں آں نونہال سلطنت نافذ گشت چرا بر برنائی و رعنائی خود رحم نمیکند واز واقعہ برادر خود شاہزاده

---

[۱] دربار اکبری صفحہ ۹

سلطان مراد پند پذیر نمی شود"۱

اکبر کے ان الفاظ کا اثر دانیال پر نہیں ہوا۔ باپ کی نصیحت کو پس پشت ڈال کر وہ عیش و عشرت میں ڈوب گیا جس کا نتیجہ وہی ہوا جس کا اندیشہ اکبر کو تھا۔ اکبر نامہ کے مصنف کا بیان ہے کہ اکبر نے پابندی لگادی تھی کہ کوئی شخص دانیال کو شراب مہیا نہ کرے اس قسم کی پابندی کی وجہ سے شہزادہ دانیال بے چین و بے قرار ہوا۔ شراب کی عدم موجودگی نے اسے قانون شکنی اور خلاف ورزی پر مائل کیا چنانچہ اس نے شراب حاصل کرنے کے لئے ایک تجویز ڈھونڈ نکالی۔ اور شکار کے بہانے شہر کے باہر خیمہ زن ہوا۔ اس نے اپنے خاص ملازموں کو حکم دیا کہ وہ بغیر کسی کو معلوم کئے اپنے ساتھ شراب بھی لے آئیں۔ شہزادے کی خوشنودی کی غرض سے ملازموں نے بندوق کی نلیوں میں شراب بھر لی اور نیز گائے کی آنتوں میں شراب بھر کر انھیں اپنی کمر پر باندھ لیا۔ شراب ان میں عرصہ تک رہنے سے خراب ہو گئی شکار گاہ میں شہزادے نے اس شراب کو بصد خوشی پی لیا جس کی وجہ سے وہ سخت بیمار ہو گیا۔ اکبر نامہ میں اس جان لیوا بیماری کا بیان تفصیل سے ملتا ہے۔ اس کا ایک خراب اثر یہ بھی ہوا کہ شہزادہ کی بھوک زائل ہو گئی تاہم ایسی حالت میں بھی وہ شراب شراب کرتا رہا چنانچہ صاحب اکبر نامہ کا بیان ہے:

"چوں پاسبانان بے ردی گماشتند و در رندان شراب اہتمام رفت بنزدیکاں خود ساختہ بتقریب شکار سواری کردی و آں دوستان نادان برخی شراب در نال تفنگ انداختہ و چندی در رودہ گاو پر کردہ آں راز زیر جامہ بکمر پیچیدہ در صحرا آں آشفتہ میرسانیدند و آں پا بر جاں نہادہ و دست از زندگی شستہ بخوردن دلیری میکرد . . . . . رفتہ رفتہ اعضای رئیسہ خاصہ دماغ را آزردگی تمام بہم رسانید و سخت رنجوری و ناتوانی افتاد و قوای طبیعی رو بانحطاط آورد و در رگ و اعضا فتور حواس افزونی گرفت واز خوردنی روی بر تافت بجز نام شراب ہیچ بر زبان نراندی تا چہل روز پہلو بر بستر نہادہ بود در روز شنبہ بیست و ہشتم شوال پیمانۂ عمرش در آزردی شراب پر گشت سی و سہ سال و شش ماہ درین دیر فنا بادہ زندگانی خوردہ بخمار مرگ افتاد"۱

۱ اکبر نامہ جلد دوم ۸۳۷

دانیال کی موت کے متعلق بہ نسبت اکبر نامہ کے تزک جہانگیری میں زیادہ اور دلچسپ معلومات ملتی ہے۔ جہانگیر نے خود اپنے بھائی کے آخری حالات تفصیلاً اس میں بیان کیے ہیں۔ جہانگیر کا بیان ہے کہ اس کا باپ اکبر برہان پور کی مہم سے فتح یاب ہو کر لوٹا تب اس شہر کو دانیال کے سپرد کیا مصنف موصوف نیز رقمطراز ہے کہ دانیال بھی اپنے بھائی مراد کی طرح شراب کا عادی ہو گیا جس کی وجہ سے ۳۳ برس کی عمر میں وہ راہی ملک عدم ہوا مصنف کا مزید بیان ہے کہ شہزادہ دانیال کو شکار کا بڑا شوق تھا اس کی اپنی خاص بندوق تھی جس کا نام اس نے "یکہ و جنازہ" رکھا تھا چونکہ ادبی ذوق بھی رکھتا تھا اور خود شعر بھی موزوں کرتا تھا اس لئے یہ شعر لکھ کر اپنی بندوق پر نقش کروایا تھا[1]

از شوق شکار تو شود جان تر و تازہ　　بر ہر کہ خورد تیر تو یکہ و جنازہ

باپ کی عدم موجودگی میں وہ تھا اور دختر رز اور بہ ابر ے یک گونہ بیخودی مجھے دن رات چاہیئے۔ ہر وقت شراب میں مست رہتا نوبت یہاں تک پہنچی کہ بغیر شراب کے زندگی دوبھر تھی۔ شہزادے کی عادت سے سب ہی لوگ واقف تھے لیکن کسی کی مجال نہ تھی کہ اسے ٹوکتے خاندان مغلیہ کے بہی خواہوں نے اس خاندان کے مغل اعظم کو شہزادے کی عادت سے مطلع کیا چونکہ مراد باپ کے جگر پر داغِ مفارقت لگا چکا تھا اس لئے اکبر کو بہت رنج ہوا اس نے دانیال سے شراب دور رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی اس وقت دربارِ مغلیہ کا ایک اہم رکن خان خاناں دانیال کے ساتھ ہی تھا وہ اس کا خسر بھی تھا اس لئے باپ کی جگہ تھا اکبر نے اسے لکھا کہ وہ دانیال کو شراب پینے سے باز رکھے اور شراب اسے کسی بھی حالت میں مہیا نہ کی جا سکے اس پابندی سے دانیال کو بڑا صدمہ ہوا اور وہ شراب کی ایک ایک بوند کو ترستا اور شراب اسے نہ ملتی لہذا اس نے اپنے خاص نوکروں سے التجا کی انھیں انعام واکرام کے سبز باغ دکھائے بدقسمتی سے ان میں سے ایک نے جس کا نام مرشد قلی تھا شراب لا کر دینے کا ذمہ لیا۔ اس نے بندوق "یکہ و جنازہ" کی نلی میں شراب بھر دی لیکن وہ فوراً شہزادے کو دے نہ سکا

---

[1] دانیال ہندی میں بھی ایسے اشعار موزوں کرتا تھا چنانچہ جہانگیر لکھتا ہے "بہ نغمہ ہندی مائل بود گاہے بزبان اہل ہند باصطلاح ایشاں شعری میگفت بد نبود"

کیوں کہ پہرہ سخت تھا اس تاخیر کی وجہ سے لوہے کا زنگ شراب میں حل ہو گیا اور شراب کو سخت زہر آلود کیا۔ جوں ہی موقعہ ملا مرشد قلی نے شراب پیش کی دانیال چوں کہ کئی دنوں سے اس کے انتظار میں تھا بغیر سوچے سمجھے شراب منہ کو لگالی اور فوراً زمین پر گر پڑا جہاں سے وہ دوبارہ نہ اُٹھ سکا۔[2]

شہزادوں کی شراب سے دل بستگی نے اکبر کو شراب سے زیادہ متنفر کر دیا بدایونی کے بیان کے مطابق اکبر نے اپنی حکومت میں فرمان جاری کر دیا کہ کوئی شخص حکومت مغلیہ کے حدود میں نہ شراب بیچے اور نہ شراب پیئے۔ اس نے شراب کے استعمال کو بند کر دیا ہاں اس نے مریضوں کے لئے شراب کا استعمال جاری رکھا لہذا فرمان میں یہ واضح کر دیا جن لوگوں کو معالجہ کے لئے شراب کی ضرورت ہوتی وہ طبیب یا حکیم کا سرٹیفکیٹ پیش کر کے شراب حاصل کرتے۔ بدایونی کا یہ بھی بیان ہے کہ اکبر نے ایک سرکاری دکان قائم کی تھی اور اس کی نگرانی کا کام ایک خاتون کے ذمہ کیا جو خمار کی نسل سے تھی لوگ اس دکان میں آتے اور اپنا اور اپنے باپ دادا کا نام وغیرہ لکھواتے اور حکیم کا سرٹیفکیٹ پیش کر کے شراب لے جاتے چوں کہ بدایونی بڑی حد تک اکبر سے ناراض تھا اس لئے مزید لکھتا ہے کہ بعض لوگ بیماری کا بہانہ بناتے اور شراب لے جاتے اور کوئی تحقیق نہیں ہوتی۔

چنانچہ بدایونی یوں رقمطراز ہے:

".... دکان شراب فروشی بر در بار باہتمام خاتون دربان کہ در اصل از نسل خمار است برپا کردہ نرخی معین نہادند تا ہر کسی کہ برای علاج بیماری ابتیاع خمر نماید نام خود را از پدر و جد از مشرف بنویسانند آنگاہ ببرد و مردم بایں حیلہ بلباس اسامی می نویسانیدند و می بردند کہ تحقیق می کرد"[1]

مغل اعظم شہنشاہ اکبر کے بعد سلاطینِ مغلیہ کا دوسرا تاجدار سلیم ہوا جو جہاں گیر کے نام سے ہمہ گیر و عالم گیر اہمیت کا مالک ہوا۔ سلیم کی رومانی زندگی اور عیش پسندی کی داستان زبان زد خاص و عام ہے سلیم عیش و عشرت کا دل دادہ ضرور تھا لیکن اس کے ساتھ وہ صاحب ذوق بھی تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حکومت کے کاروبار میں اس نے جو بھی کام کئے تاریخ کے اوراق اس کے گواہ ہیں

---

[1] منتخب التواریخ حصہ دوم ص ۳۰۱ و ص ۳۰۲

یہاں ان چیزوں سے بحث نہیں ہے۔ جہانگیر عیش پسند ہونے کی وجہ سے شراب کا بھی عادی تھا مورخین نے اکثر جگہ اس کا تذکرہ کیا ہے جہانگیر خود اپنی تزک میں اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس نے عمر کے ۱۸ ویں سال سے ہی شراب پینا شروع کی[1] شراب کا اس قدر عادی ہو چکا تھا کہ وہ دن میں بیس سے زیادہ پیالیاں تیز شراب کی پیتا تھا۔ لیکن اس کی زندگی کا قابلِ ذکر واقعہ ہے کہ باوجود شراب سے دل بستگی ہونے کے تدریجاً وہ اس سے متنفر ہوتا گیا اور اس نے ہر روز شراب کی مقدار کم کردی یہاں تک کہ آخر میں وہ شراب محض اس لئے پیتا تھا کہ ہاضمہ اچھا رہے۔ جیسا کہ اس کے اپنے الفاظ سے ظاہر ہے:

"در اوایل چوں بخوردن آں حریص بودم گاہی تا بیست پیالہ عرق دو آتشہ تناول میشد ...... دریں ایام خود محض برائے گوارش طعام میخورم"۔[2]

اس کی اپنی تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے ایک فرمان جاری کر کے شراب اور دیگر نشہ آور چیزوں کو اپنے قلمرو میں ممنوع قرار دیا:

"چہارم شراب ...... نہ سازند و نفرشند"[3]

اس قسم کا فرمان جاری کرنے کا مقصد یہی تھا کہ لوگ شراب سے پیدا ہونے والے خطروں سے محفوظ رہ سکیں چنانچہ فرمان جاری کرنے کے بعد جہانگیر نے اس بات کی بھی کوشش کی کہ کوئی فرد اس شاہی فرمان کی خلاف ورزی نہ کرے چنانچہ اس نے ان لوگوں کو جنہوں نے شاہی فرمان کو پس پشت ڈال کر شراب پی سخت سزائیں دیں۔ شری رام شرما کا بیان ہے کہ بعض امرار نے شاہی فرمان کو نظر انداز کر کے شراب پی اور شاہی عتاب کے مرتکب ہوئے۔[4]

جہانگیر کے بعد مغلیہ حکومت کی باگ ڈور شاہجہاں کے ہاتھ آئی۔ شاہ جہاں کا دور مغلیہ تاریخ کا ایک اہم دور ہے گو جنگی معرکہ آرائیاں اس کے دورانِ حکومت میں بہت کم ہوئیں تاہم نظامِ حکومت میں اس نے جو اصلاحی کام کئے ہیں قابلِ احترام و قابلِ تعریف ہیں چوں کہ ان کا ذکر مضمون کا اصل مقصد نہیں ہے اس لئے اسے ہم تاریخ کے اوراق تک ہی محدود رکھتے ہیں۔ البتہ مضمون سے متعلق اس

[1] تزک جہانگیری ص ۵ [2] ایضاً [3] ریلیجس پالیسی آف دی مغل امپرز ص ۵

کیوں کہ پہرہ سخت تھا اس تاخیر کی وجہ سے لوہے کا زنگ شراب میں حل ہوگیا اور شراب کو سخت زہر آلود کیا۔ جوں ہی موقعہ ملا مرشد قلی نے شراب پیش کی دانیال چوں کہ کئی دنوں سے اس کے انتظار میں تھا بغیر سوچے سمجھے شراب منہ کو لگالی اور فوراً زمین پر گر پڑا جہاں سے وہ دوبارہ نہ اٹھ سکا۔[2]

شہزادوں کی شراب سے دل بستگی نے اکبر کو شراب سے زیادہ متنفر کر دیا بدایونی کے بیان کے مطابق اکبر نے اپنی حکومت میں فرمان جاری کر دیا کہ کوئی شخص حکومت مغلیہ کے حدود میں نہ شراب بیچے اور نہ شراب پیئے۔ اس نے شراب کے استعمال کو بند کر دیا ہاں اس نے مریضوں کے لئے شراب کا استعمال جاری رکھا لہٰذا فرمان میں یہ واضح کر دیا جن لوگوں کو معالجہ کے لئے شراب کی ضرورت ہوتی وہ طبیب یا حکیم کا سرٹیفکیٹ پیش کر کے شراب حاصل کرتے۔ بدایونی کا یہ بھی بیان ہے کہ اکبر نے ایک سرکاری دکان قائم کی تھی اور اس کی نگرانی کا کام ایک خاتون کے ذمہ کیا جو خمار کی نسل سے تھی لوگ اس دوکان میں آتے اور اپنا اور اپنے باپ دادا کا نام وغیرہ لکھواتے اور حکیم کا سرٹیفکیٹ پیش کر کے شراب لے جاتے چوں کہ بدایونی بڑی حد تک اکبر سے ناراض تھا اس لئے مزید لکھتا ہے کہ بعض لوگ بیماری کا بہانہ بناتے اور شراب لے جاتے اور کوئی تحقیق نہیں ہوتی۔

چنانچہ بدایونی یوں رقمطراز ہے:

"...... دوکان شراب فروشی بر در بار باہتمام خاتون دربان کہ در اصل از نسل خمار است برپا کردہ نرخ معین نہادند تا ہر کسی کہ برای علاج بیماری ابتیاع خمر نماید نام خود را از پدر و جد از مشرف بنویساند آنگاہ ببرد و مردم بایں حیلہ بلباس اسامی می نویسانیدند و می بردند کہ تحقیق می کرد"[1]

مغل اعظم شہنشاہ اکبر کے بعد سلاطین مغلیہ کا دوسرا تاجدار سلیم ہوا جو جہاں گیر کے نام سے ہمہ گیر و عالم گیر اہمیت کا مالک ہوا۔ سلیم کی رومانی زندگی اور عیش پسندی کی داستان زبان زد خاص و عام ہے سلیم عیش و عشرت کا دل دادہ ضرور تھا لیکن اس کے ساتھ وہ صاحب ذوق بھی تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حکومت کے کاروبار میں اس نے جو بھی کام کئے تاریخ کے اوراق اس کے گواہ ہیں

---

[1] منتخب التواریخ حصہ دوم ص۳۰۱ و ص۳۰۲

یہاں ان چیزوں سے بحث نہیں ہے۔ جہانگیر عیش پسند ہونے کی وجہ سے شراب کا بھی عادی تھا مورخین نے اکثر جگہ اس کا تذکرہ کیا ہے جہانگیر خود اپنی تزک میں اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس نے عمر کے ۱۸ ویں سال سے ہی شراب پینا شروع کی[1] شراب کا اس قدر عادی ہو چکا تھا کہ وہ دن میں بیس سے زیادہ پیالیاں تیز شراب کی پیتا تھا۔ لیکن اس کی زندگی کا قابلِ ذکر واقعہ ہے کہ باوجود شراب سے دل بستگی ہونے کے تدریجاً وہ اس سے متنفر ہوتا گیا اور اس نے ہر روز شراب کی مقدار کم کر دی یہاں تک کہ آخر میں وہ شراب محض اس لئے پیتا تھا کہ ہاضمہ اچھا رہے۔ جیسا کہ اس کے اپنے الفاظ سے ظاہر ہے:

"دراوایل چوں بخوردن آں حریص بودم گاہی تا بیست پیالہ عرق دو آتشہ تناول میشد ...... دریں ایام خود محض برائے گوارش طعام میخورم"[2]

اس کی اپنی تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے ایک فرمان جاری کر کے شراب اور دیگر نشہ آور چیزوں کو اپنے قلمرو میں ممنوع قرار دیا:

"چہارم شراب ...... نہ سازند و نفروشند"[3]

اس قسم کا فرمان جاری کرنے کا مقصد یہی تھا کہ لوگ شراب سے پیدا ہونے والے خطروں سے محفوظ رہ سکیں چنانچہ فرمان جاری کرنے کے بعد جہانگیر نے اس بات کی بھی کوشش کی کہ کوئی فرد اس شاہی فرمان کی خلاف ورزی نہ کرے چنانچہ اس نے ان لوگوں کو جنہوں نے شاہی فرمان کو پس پشت ڈال کر شراب پی سخت سزائیں دیں۔ شری رام شرما کا بیان ہے کہ بعض امراء نے شاہی فرمان کو نظر انداز کر کے شراب پی اور شاہی عتاب کے مرتکب ہوئے۔[4]

جہانگیر کے بعد مغلیہ حکومت کی باگ ڈور شاہجہاں کے ہاتھ آئی۔ شاہ جہاں کا دور مغلیہ تاریخ کا ایک اہم دور ہے گو جنگی معرکہ آرائیاں اس کے دورانِ حکومت میں بہت کم ہوئیں تاہم نظامِ حکومت میں اس نے جو اصلاحی کام کئے ہیں قابلِ احترام و قابلِ تعریف ہیں چونکہ ان کا ذکر مضمون کا اصل مقصد نہیں ہے اس لئے اسے ہم تاریخ کے اوراق تک ہی محدود رکھتے ہیں۔ البتہ مضمون سے متعلق اس

---

[1] تزک جہانگیری ص ۲۰ [2] ایضاً [3] ایضاً [4] ریلیجس پالیسی آف دی مغل ایمپررس ص ۶۸